بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۸ فتح ۱۳۴۴ ہش ۔ ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۹۷

اخبار احمدیہ

o— ربوہ ۲۷ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ

o— ربوہ ۲۷ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گذشتہ رات بخار ۹۹ درجہ رہا۔ جوڑوں میں درد کی تکلیف بدستور ہے۔ خون میں انفیکشن ابھی ہے گو پہلے کی نسبت بہت تھوڑی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

o— مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے انچارج خلافت لائبریری (صدر عمومی) ربوہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم او ایل (Master in oriental learnings) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور چوہدری صاحب موصوف کو زیادہ سے خدماتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

o— عزیز منیر احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی فزکس میں چوتھی پوزیشن حاصل کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے اور ملک اور قوم کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے آمین

o— ربوہ — مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو محترم مولانا قمر الدین صاحب فاضل کے فرزند مکرم خواجہ صفی الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب آف قادیان کی صاحبزادی سے پڑھا تھا۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء کو محترم مولانا قمر الدین صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم مولانا شمس صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی اپنے نفس پر شفقت اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت

اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے تو وہ عند اللہ کسی ثواب کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا

"جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے ہم اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دے لیں گے۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کرکے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کے رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اتنی مشقت میں ڈالا ہے تُو باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے۔ مگر جو تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا انکو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں۔ انکو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۵ء

بڑا دن

۲۵ دسمبر عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح یعنی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے۔ اگرچہ محققین اپنی ہمہ جہتی تحقیقات سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ یہ دن آپ کی پیدائش کا دن نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے موسم میں پیدا ہوئے تھے۔ جب یروشلم میں کھجوریں پکتی ہیں۔ اسی طرح انجیل میں جو چرواہوں کا ذکر آتا ہے کہ انہوں نے ایک ستارہ کو دیکھ کر یروشلم کی طرف سفر کیا تھا تا کہ وہ پیدا ہونے والے بچہ کی زیارت کریں۔ انجیل کے کسی قرینہ سے پیدائش کا دن انتہائی سردیوں میں آنا ثابت نہیں ہوتا تاہم عیسائیوں نے صحیح تاریخ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اور رومی بت پرستوں کی تقلید میں ۲۵ دسمبر کو آپ کا یوم پیدائش مقرر کر لیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رومی بت پرست ۲۵ دسمبر کو سورج دیوتا کی پیدائش کا دن مان کر بڑا جشن منایا کرتے تھے۔ چونکہ شمالی منطقہ میں ۲۵ دسمبر کو بڑے دن ہونے شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ سورج گردش ارضی کی وجہ سے اس منطقہ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ اس لئے سورج دیوتا کا یوم پیدائش اس روز منایا جاتا تھا۔

معلوم ہوتا ہے عیسائیوں نے یسوع مسیح کو نیکی کا سورج خیال کر کے اسی دن کو آپ کا یوم پیدائش تصور کر لیا ہے۔ گویا سورج دیوتا کی جگہ یسوع مسیح کو دے دی گئی ہے۔ اور عیسائی اس دن جشن مناتے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ دسمبر سے چونکہ بڑے دن شروع ہوتے ہیں۔ اس لئے عیسائی اس دن کو بڑا دن بھی کہتے ہیں

۲۵ دسمبر حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے یا نہیں ہمیں اس وقت اس سے غرض نہیں لیکن ہم پاکستانی مسلمانوں کے لئے یہ واقعی ایک ایسی شخصیت کی پیدائش کا دن ہے جس نے اپنی تمام طاقت پاکستان کو وجود میں لانے کی خاطر صرف کر دی۔ یعنی جناب محمد علی جناح جس کو قوم نے بجا طور پر قائد اعظم کا خطاب دیا ہے۔ اور جو اتنا مشہور ہو گیا ہے کہ اب آپ کی پہچان قائد اعظم کے خطاب کے ساتھ ہی وابستہ ہو گئی ہے۔

اس طرح ہم پاکستانی مسلمانوں کے لئے ۲۵ دسمبر کا دن حقیقی طور پر بڑا دن بن گیا ہے۔ بت پرستوں کے نزدیک یہ دن سورج دیوتا کی پیدائش کی وجہ سے بڑا دن تھا۔ پھر عیسائیوں نے اس کو سچائی کے سورج حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش کا دن مان لیا۔ آج ہم پاکستانی مسلمانوں کے لئے یہ آزادی کے سورج کی پیدائش کا دن ہے۔

الغرض ۲۵ دسمبر فی الحقیقت ہم پاکستانی مسلمانوں کے لئے ایک اسلامی دن بن گیا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی دن غیر مسلموں کے دنوں سے بالکل الگ شان رکھتے ہیں۔ غیر مسلم اپنے دنوں میں راگ رنگ اور دعوتوں اور میلوں سے مناتے ہیں لیکن مسلمان اپنے مقدس دن اللہ تعالےٰ کی عبادت میں صرف کرتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے جائز حد تک خوشی منانا ممنوع نہیں ہے۔ تاہم ایک مسلمان کی حقیقی خواہش یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کی جائے۔ اور اس کی ذات پاک کا شکر بجا لایا جائے۔ ۲۵ دسمبر وہ دن ہے جس دن وہ عظیم انسان اس دنیا میں وارد ہوا جس نے مسلمانوں کی سیاسی زندگی بدل دی اور جس نے مسلمانوں کو مکار اور سفاک بت پرستوں کی غلامی میں جاتے جاتے اپنی تمام قوتیں صرف کر کے بچا لیا اور ان کے لئے ایک ایسا خطۂ ارضی حاصل کر لیا جس میں وہ اپنی اسلامی زندگی آزادی سے گزار سکیں۔

قائد اعظم مرحوم نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے اسی لئے جدوجہد کی تھی کہ مسلمان اپنے نظریات کے مطابق یہاں زندگی گزاریں اور نسل پرست ہندوؤں کے غلبہ سے نجات حاصل کر لیں۔ اسلام جو تمام بنی نوع انسان کی مساوات کا علمبردار ہے۔ جس نے دنیا کو ہر قسم کے نسلی اور لونی تعصبات سے بلند کیا ہے۔ جس نے ایک حبشی غلام حضرت بلالؓ کو مغرور سرداران عرب کا آقا بنا دیا۔ وہ اسلام چھوت چھات کے پھندے سے نکل آئے تا کہ مسلمان اچھوت بن کر ایسے بے دست و پا نہ ہو جائیں ؎؎

کلام الامام امام الکلام

— فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ —

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اور، ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چکانا پڑے ہمیں

سُن مدعی نہ بات بڑھا، تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

؎؎ ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ اس نے بروقت ایسے انسان کو کھڑا کیا جس نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ اس برصغیر میں اسلام کی روشنی کو قائم رکھا۔ وہ برصغیر جس کو مسلمانوں نے بدترین ذلت سے بلند کر کے انسانیت سے روشناس کرایا۔ جہاں بتکدوں کے درمیان سربلند مساجد تعمیر کیں جہاں سے پانچ وقت اللہ تعالےٰ کی تکبیر کا نعرہ بلند ہوتا ہے دشمن آج بھی چاند ستارے کا نقش لوح چرخ سے مٹانے کے لئے تلا ہوا ہے مگر بقول قائد اعظم مرحوم اللہ تعالےٰ نے پاکستان کو قائم رہنے کے لئے وجود بخشا ہے۔ چنانچہ اس چھوٹے سے ملک نے بھارت کے چار گنا بڑے لشکر کو جو بد عہدی اور مکاری سے پاکستان پر حملہ آور ہوا تھا شکست فاش دے کر ثابت کر دیا ہے کہ اسلام دنیا میں سربلند ہو کر رہے گا اور وہ دن دور نہیں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ساری دنیا میں باری تعالےٰ کی توحید اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا لہرا دیگی۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا احمدی مستورات سے اہم خطاب

اپنی کوششوں اور قربانیوں کے ذریعے سے غلبہ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کی کوشش کریں

احمدی مستورات کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر مورخہ ۲۱ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ ایم۔اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مندرجہ ذیل نہایت اہم اور ایمان افروز تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈر مستورات کو سنائی گئی۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

میری پیاری بہنو اور بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے کہ مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے خطاب نہیں کر سکی ہوں لیکن بعض ضروری باتیں کہنا چاہتی ہوں اس لئے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ آپ سے مخاطب ہوتی ہوں امید ہے کہ آپ توجہ سے سنیں گی اور ان پر عمل کریں گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد یہ پہلا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے مشتاقِ دیدار نظریں جو سارا سال اس انتظار میں گزارا کرتی تھیں کہ ہم جلسہ پر جائیں گی تو اپنے آقا کا دیدار کریں گی اور ہمارے جانے کا پھل ہمیں مل جائے گا۔ آج چاروں طرف دیکھتی ہیں اور اس پاک وجود کو نہیں پاتیں۔ یہ غم ایسا غم ہے جو بھلایا نہیں جا سکتا وہ پاک وجود۔ وہ قدرت رحمت اور قربت کا نشان۔ وہ فضل و احسان کی کلید۔ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر۔ وہ جس کے سر پر خدا کا سایہ تھا۔ مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلا۔ وہ اسیروں کا رستگار ہاں وہ فضل عمر جس کے ذریعہ ہم نے زندہ خدا کو دیکھا اور اس کے نشانات کا ظاہرہ کیا۔ بے شک آج ہم میں موجود نہیں لیکن

اسکی برکات آج بھی زندہ ہیں

اس کا لگایا ہوا پودا آج تناور درخت بن چکا ہے۔ میری بہنو! اس پاک وجود کے احسانات تو بے شمار ہیں لیکن طبقہ نسواں نے بے حساب آپ کی برکتوں اور آپکی نوازشوں سے حصہ پایا ہے۔ آپ کی خلافت کا ایک ایک لمحہ اس کوشش میں گزرا ہے کہ عورتوں کی اصلاح ہو جائے۔ عورتیں ترقی کر جائیں۔ احمدی عورتیں دنیا کی کسی قوم کی عورتوں سے پیچھے نہ رہیں بلکہ دنیا کی دوسری عورتوں کی راہ نما بنیں۔ آپ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ عورتوں کے حقوق دلوانے کے لئے ساری دنیا سے سینہ سپر ہوئے۔ ان کی تربیت کی طرف توجہ فرمائی۔ ان کی تنظیم فرمائی جس کے نتیجہ میں آج لجنہ اماء اللہ کا قیام سارے پاکستان میں ہو چکا ہے بلکہ پاکستان سے باہر بھی دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں لجنات قائم ہیں۔ قوم کی عورتیں اور بچیاں اعلےٰ تعلیم حاصل کر چکی ہیں۔ جماعت میں اچھی اچھی تقریر کرنے اور لکھنے والی پیدا ہو چکی ہیں۔ عورتوں کے کئی مدارس اعلےٰ پیمانہ پر چل رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے

آپ کو الہاماً فرمایا تھا

کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ اسلئے رات اور دن آپ کو ایک تڑپ تھی ایک لگن تھی۔ ایک آگ لگی ہوئی تھی کہ عورتیں دینی دنیاوی روحانی ہر لحاظ سے ترقی کریں تا ان کے گھروں سے پروان چڑھنے والی نسل احمدیت کی جاں نثار اور اسلام کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنیوالی ہو۔ اور یہ ہے بھی حقیقت کہ جب تک عورت خود تعلیم دین سے واقف نہ ہو گی خود احمدیت کی جاں نثار اور فدائی نہ ہو گی وہ اپنی اولاد کو دیندار نہیں بنا سکتی۔ اور ان کے دل میں قربانی کا جذبہ پیدا نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالےٰ کا آپ پر کتنا بھاری احسان اور فضل ہے کہ اسنے اسلام کی آئندہ ترقی کو ہم ناقص العقل عورتوں کی ترقی کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اور حضرت فضل عمر کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ آپ نے دن اور رات ہماری بہبودی میں خرچ کئے تا جلد سے جلد جماعت ترقی کرے تا جلد سے جلد احمدیت کو فتح حاصل ہو تا جلد سے جلد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں لہرائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت تمام دنیا میں قائم ہو جائے اے اللہ تو وہ دن جلد سے جلد لے آ تا ہم آنکھوں سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب دیکھ سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

لیکن جہاں اللہ تعالےٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کی جماعت کو ساری دنیا پر غالب کریگا اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حضرت فضل عمرؓ سے یہ وعدہ ہے کہ تیرے ماننے والے تیرے نہ ماننے والوں پر ہمیشہ غالب رہیں گے وہاں

ہم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے

کہ ہم اپنی کوششوں اور اپنی قربانیوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے دن کو قریب تر لانے والی ہوں۔ ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کا غلبہ دیکھیں۔ ہم نے مصلح موعودؓ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے احسانات اور فضلوں کی اپنے پر بارش ہوتے دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اگر میرے انعامات اور میرے احسانات کی تم لوگ قدر کرتے رہے تو ہمیشہ ہمیشہ اپنے آپ کو مزید انعامات کا حقدار بناتے جاؤ گے لیکن ناقدری کرنے کی صورت میں خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے بھی رہنا چاہیئے۔ سب سے بڑا انعام ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے خلافت کی صورت میں عطا فرمایا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام بھی مشروط انعام ہے یعنی جب تک جماعت انعامِ خلافت کی اپنے آپ کو حقدار قرار دیتی رہے گی اس وقت تک یہ انعام ان کے اندر باقی رہیگا

سو میری عزیز بہنو! تمہیں چاہیئے کہ اسی انعام کو ہمیشہ کے لئے اپنے میں قائم رکھنے کے لئے جدّ و جہد کرو تا اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے انعامات جس طرح پہلے نازل فرماتا رہا ہے اب بھی نازل فرمائے اور ہمیشہ ہی نازل فرماتا رہے۔ کبھی بھی کوئی ایسا زمانہ یا وقت نہ آئے جب ہماری کوتاہیوں یا غفلتوں کی وجہ سے ہم یا ہماری نسلیں (خدانخواستہ) عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوں۔

آپ کا اپنا تعلق خلافت کے ساتھ مضبوط ہو

آپ کی نسلوں اور اُن کی نسلوں کا تعلق بھی خلافت کے ساتھ مضبوط اور محکم ہو۔ یہ کام مرد نہیں کر سکتے یہ کام صرف عورتیں کر سکتی ہیں۔ مردوں کے میدانِ عمل کا حلقہ گھر سے باہر ہے۔ بچوں نے جو کچھ سیکھنا ہے آپ سے سیکھنا ہے۔ پس آپ کا کام ہے کہ اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبّت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبّت اور آپؑ کے خلفاء کی محبّت پیدا کریں۔ انہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تعلیم دیں۔ ان کے دلوں میں مقامِ خلافت کا اتنا احترام اتنا ادب اور اتنی محبّت پیدا کریں کہ شیطان کسی دروازے سے بھی داخل ہو کر ان کے ایمان میں خلل انداز نہ ہو سکے۔ وہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور جماعت کے لئے قربانیاں دینے والے ہوں۔ اپنی ضروریات اپنی خواہشات اور اپنے نفس پر جماعت کی ضرورت کو مقدم رکھنے والے ہوں اے اللہ! تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہماری اگلی نسل ہم سے بھی زیادہ تیری خاطر قربانیاں کرنے والی ہو۔ ان میں تقویٰ ہو۔ وہ تیرا نام بلند کرنے والی ہو۔ وہ تیری عظمت کا جھنڈا دُنیا میں گاڑنے والی ہو۔ اور ہمیشہ اس جھنڈے کی حفاظت کرنے والی ہو۔ اے اللہ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم یا ہماری اولادوں یا اولادوں کی اولادوں میں سے کسی سے بھی ایسی لغزش۔ غفلت یا کوتاہی ہو جس سے اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہو۔ وہ ہمیشہ ہی بلند رہے ہمیشہ ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت سب بادشاہتوں پر غالب رہے اور ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں شامل ہو جائے۔

گزشتہ سال ۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی کہ مَیں احمدی مستورات کے سامنے یہ تجویز رکھوں کہ وہ مصلح موعود کے ۵۰ سالہ کامیاب دورِ خلافت کے پورا ہونے پر

تھے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر آپ کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اسی مقدس تعلق کی وجہ سے آپ سے بھی میں درخواست کرتی ہوں کہ مجھے اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بے حساب بخشش دے اور میری بقیہ زندگی اسلام کی خدمت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں بسر ہو مجھے اللہ تعالےٰ کی محبت نصیب ہو۔ اور جب خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آئے اس کے حضور میں سرخرو حاضر ہوں اور اس کی رحمت اور مغفرت مجھے ڈھانپ لیں۔

اب مَیں آپ سے رخصت ہوتی ہوں لیکن اس سے قبل ایک اعلان کر دیتی ہوں ہمیشہ اجتماع کے موقع پر یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ

کس لجنہ کا کام دورانِ سال میں بہترین رہا

چونکہ جنگ کی وجہ سے اس سال اجتماع نہ ہو سکا اس لئے اب اس موقع پر اعلان کیا جاتا ہے کہ

لجنہ اماء اللہ ربوہ اوّل قرار پائی ہے۔ لجنہ لاہور اور راولپنڈی دوم اور لجنہ پشاور سوم۔ لجنہ کراچی کی سالانہ رپورٹ موصول نہ ہونے کی وجہ سے اسے مقابلہ میں شامل نہیں کیا جا سکا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے مبارک ہاتھوں سے اوّل لجنہ کو انعام عطا فرمائیں گی۔ باقی لجنات کی سندات اگر وہ یہاں نہیں ہیں تو ڈاک سے بھجوا دی جائیں گی۔

اب مَیں آپ کو الوداع کہتی ہوں

اللہ تعالےٰ کرے کہ آپ خیریت سے واپس جائیں۔ خیریت سے رہیں اور پھر اللہ تعالےٰ اگلے جلسہ سالانہ پر آپ کو یہاں آنے اور ان برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو کچھ آپ نے یہاں سے استفادہ کیا ہے اس سے جو بہنیں نہیں آ سکیں اُن کو فائدہ پہنچا سکیں۔ آپ ایک عظیم الشان تبدیلی یہاں سے پیدا کر کے جائیں۔ ایسی عظیم الشان تبدیلی جو احمدیت کے لئے ایک نئی صبح طلوع کرنے کا موجب بنے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

السلام علیکم

خاکسار
مریم صدیقہ

عہدیداران اطفال الاحمدیہ کیلئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث النّظافۃ من الایمان کے تحت اطفال الاحمدیہ کی صحت اور صفائی کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مربیان اور ناظمین سے التماس ہے کہ ہفتہ وار ان کے بدن۔ کپڑوں اور دانت وغیرہ کی صفائی کا معائنہ کر کے مرکز کو مطلع کرتے رہا کریں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا بشیر احمد بیمار ہے اور ملٹری ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(جمال الدین مہاجر چارکوٹی پنڈ ملوٹ ضلع راولپنڈی)

جماعت احمدیہ کے ۷۴ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۹ دسمبر کو صبح ۹ بجے سے پونے بارہ بجے تک منعقد ہوا تھا اس کی مختصر روداد ۲۱ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۹ دسمبر کا دوسرا اجلاس ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمع کر کے پڑھائیں) پونے دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد اجلاس کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سیکرٹری فنانس حکومت مغربی پاکستان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ آغاز کار مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم منٹگمری نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ ازاں بعد مکرم نثار احمد خاں صاحب پشاور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم سے

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

تلاوت اور نظم کے بعد محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر نے "مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے مغربی تہذیب (جس کی بنیاد سراسر مادیت پر ہے) کی ہلاکت آفرینیوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے فسادِ عظیم کا بھیانک منظر پیش کیا پھر آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تہذیب کے انجام کے متعلق کیا پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کا ذکر کر کے یہ بتایا کہ دنیا کو مغربی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں سے بچانے اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب کو دنیا میں رائج کرنے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

مغربی تہذیب کے بھیانک پہلوؤں کے ضمن میں آپ نے بے پردگی، شراب نوشی، جنسی بے راہ روی سینما بینی، سگریٹ نوشی اور فیشن پرستی وغیرہ کی ہلاکت آفرینیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کی وجہ سے مغربی ملکوں کے معاشرہ میں جو فساد رونما ہوا ہے اسے خود مغربی ملکوں میں شائع ہونے والی کتابوں اور اخبار و رسائل کے اعتراف پر مبنی اقتباسات سے واضح کیا اور خود مسلم ممالک پر اس تہذیب کے اثرات کا جائزہ پیش کیا۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ جن میں یاجوج ماجوج کے خروج اور ساری دنیا پر ان کے غلبہ اور بالآخر مسیح موعود کے ذریعہ ان کی رائج کردہ تہذیب کے استیصال اور اسلام کے غالب آنے کی خبر دی گئی ہے۔ نیز قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کی تہذیب کے اثر سے محفوظ رہنے کا جو طریق بیان کیا گیا ہے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو خود حضور ہی کے الفاظ میں پیش کر کے واضح فرمایا کہ اس بارہ میں ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ ہم اپنے رب کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق تقویٰ اختیار کریں اور اپنے نفس کی تہذیب کریں۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اس گندی تہذیب کو مٹائیں اور اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ تہذیب کو قائم کریں۔ آپ نے فرمایا ہمارے سامنے دو واضح راستے ہیں ایک وہ جو مغربی اقوام نے اختیار کیا یعنی الذین ضلّ سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا والا راستہ کہ ان کی تمام تر کوششیں دنیا کے کاموں تک محدود رہ گئیں اور انہوں نے آخرت کو کلیتہً فراموش کر دیا۔ دوسرا وہ صراط مستقیم جس پر خدا کے نبی چلے اور انہوں نے دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح پائی۔ آپ نے سورۃ آلِ عمران کی آیات ۱۹۰ تا ۱۹۵ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ مغربی تہذیب کی برائیوں سے بچنے اور دنیا کو ان سے بچانے کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ پر صحیح طور پر ایمان لانا۔ دوزخ کے عذاب سے بچتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی چاہنا، دنیا کی حرص و آز سے الگ ہو کر صبر اختیار کرنا، اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا، اللہ کے دئے ہوئے مال و زر اور باقی دنیوی چیزوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا اور ان سارے کاموں کے باوجود اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور میں گر جانا ضروری ہے آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارے نوجوان اور ہمارے بوڑھے اور ہماری عورتیں یہ طریق اختیار کریں تو خود ان کے اندر ایک زبردست انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اور یہی انقلاب وہ دنیا میں بھی پیدا کر سکیں گے۔ اسی طریق سے مغربی تہذیب اور اس کے تعیش کا قلع قمع ہوگا۔ اور اس کی جگہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے راستے دنیا کے سامنے آئیں گے۔ اور وہ ان پر چلنا شروع کریں گے۔

(باقی)

اعلان نکاح

ربوہ ——— حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی صاحبزادی نعیمہ بشیر صاحبہ بی۔ اے کا نکاح مکرم شیخ محمد جمیل صاحب ابن محترم شیخ عبدالعزیز صاحب لائل پور کے ساتھ ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم شیخ محمد جمیل صاحب محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی ہمشیرہ محترمہ سلمیٰ خاتون صاحبہ مرحومہ کے صاحبزادے ہیں۔

ادارۂ الفضل اس تقریب سعید پر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور آپ کے جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا ہر دو جہتوں سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دُعا کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ایک حقیر نذرانہ

اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ یہ تحریک بھی مَیں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ بغیر کسی ارادہ کے یک لخت یہ خیال میرے دل و دماغ پر چھا گیا اور مَیں نے مستورات کے سامنے تحریک رکھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ اس نے شرفِ قبولیت بھی عطا فرمایا۔ مجھ ناچیز ہستی کی طرف سے پیش کردہ تحریک بارگاہِ ایزدی میں منظور ہوئی۔ عورتوں کے دل اس کی طرف کھنچتے چلے گئے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جس طرح عورتوں نے اپنے زیور اور رقوم مسجد کے لئے پھینکا ہے اس قربانی کو دیکھ کر بے اختیار سر آستانۂ الوہیت پر جھک جاتا ہے اور دل بے اختیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنے لگتا ہے جن کے طفیل اتنی قربانیاں دینے والی مستورات اس زمانہ میں بھی موجود ہیں جو قرونِ اولیٰ کی مستورات کی نظیر پیش کرتی ہیں۔ جن کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی جھلک اپنی چشمِ بینا سے دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ قربانیوں کا جذبہ آپ کے اندر پیدا کرے اور آپ کا نصب العین صرف اور صرف اسلام کی ترقی ہو۔ گو مسجد ابھی تعمیر نہیں ہوئی۔ گذشتہ ستمبر میں بنیاد رکھی جاتی تھی لیکن ملکی حالات خراب ہونے اور جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے رکھی نہیں جا سکی۔ اب انشاء اللہ مارچ کے آخر میں بنیاد رکھی جانے کی تجویز ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

مسجد کی تعمیر

کا اندازہ ... لاکھ روپے ہے اس وقت دو لاکھ کے قریب جمع ہو چکا ہے لیکن اس سال میں ہم نے ایک لاکھ روپیہ اور مہیا کرنا ہے۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ حرکت میں رہتی ہیں۔ ان میں سکون بھی پیدا نہیں ہوتا اور پھر یہ مسجد تو آپ اپنے محبوب خلیفہ مصلح موعود فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار میں قائم کر رہی ہیں اور یہ مسجد صرف اور صرف عورتوں کے چندوں سے بنے گی۔ میری بہنو! اگر آپ کے دلوں میں اب بھی اس مقدس و محبوب وجود سے جو آج ہماری ظاہری نظروں سے بے شک پوشیدہ ہو چکا ہے محبت ہے اگر آج بھی آپ ان کی جاری کردہ تحریکات میں حصہ لینا باعثِ فخر سمجھتی ہیں تو اٹھیں اور پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔ اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کو ترک کر دیں۔

اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے اپنی ہر عزیز چیز کو قربان کر دیں۔ اپنے اخراجات کو کم کریں۔ سادگی اختیار کریں۔ اپنی ضرورتوں سے روپیہ بچا کر سلسلہ کی ضروریات پر خرچ کریں۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ اب اس میں شامل ہوں بلکہ کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ سے واپس اپنے گھروں کو جانے سے قبل اس میں شامل ہو کر واپس جائیں جو حصہ لے چکی ہیں وہ بھی کوشش کریں کہ مزید حصہ لیں۔ جنہوں نے وعدہ لکھوایا ہے لیکن ابھی تک پورا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادائیگی کی کوشش کریں۔

ہر بہن دوسری بہن کو تحریک کرے

تا جس تک یہ تحریک نہ پہنچی ہو وہ آگاہ ہو جائے اور پاکستان کی ایک احمدی عورت بھی ایسی نہ رہ جائے جس نے مسجد ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ نہ لیا ہو۔ میری عزیز بہنو۔ ابھی تو یہ تیسری مسجد ہے جو آپ کے چندوں سے تعمیر کی جائیگی کیا صرف تین مسجدیں بنوا دینے سے ہمیں قرار آ سکتا ہے یا ہمارا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ ہم نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے ہم نے یورپ اور امریکہ کے ہر شہر میں مسجدیں بنانی ہیں تا دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ کی آواز بلند ہوتی رہے تا دنیا کے کونے کونے سے رات اور دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ یہ سب کام آپ سے ایک قربانی چاہتا ہے۔ اسلام کا زندہ ہونا منحصر ہے ہماری موتوں پر ہمارے نفس کی موت پر۔ جب تک آپ اپنے نفس پر موت وارد نہیں کر لیتیں اور سب کچھ اس کے حضور میں پیش نہیں کر دیتیں اس وقت تک مقصدِ حیات حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور پھر یہ سب کچھ دیا ہوا بھی تو اسی کا ہے۔ آپ کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کا نمونہ ہے کہ آپ نے اپنی ساری عمر۔ اپنی صحت۔ اپنی صلاحیتیں۔ اپنے اوقات صرف اور صرف اس لئے خرچ کیں تا خدائے عزّ وجل کا نام دنیا میں بلند ہو تا خدا کی بھٹکی ہوئی مخلوق اپنے رب کو پہچانے۔ اور آپ اس میں کامیاب رہے آپ نے دنیا کو زندہ خدا دکھا دیا۔ آپ نے ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم کر کے دکھا دیا۔ اسلام کی ساری تعلیم کے دو ہی بڑے محور ہیں

حقوق اللہ اور حقوق العباد

آپ کی ساری زندگی انہی دو باتوں کے گرد گھومتی ہے۔ جہاں ایک لگن یہ تھی کہ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا تعلق خدا سے قائم ہو جائے وہاں جماعت کے ہر فرد کی بہبودی بھی مدِّنظر تھی کہ وہ ہر لحاظ سے ترقی کریں۔ پھر عورتوں پر تو ان کے اس قدر احسانات ہیں جو گنائے بھی نہیں جا سکتے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ دیں۔ جس مقام تک حضرت مصلح موعود آپ کو لے جانا چاہتے تھے وہاں تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ بیشک وہ آج ہم میں نہیں لیکن ان کی روح آپ سے تبھی خوش ہو سکتی ہے جب آپ اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔ آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔ خود دینی علم حاصل کریں تا

اپنی اولادوں کی ایسی تربیت کر سکیں

کہ وہ جماعت کے جانباز سپاہی ثابت ہوں خود سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیں۔ جماعت کے لئے قربانیاں دیں۔ دینی احکام پر عمل کریں اپنا نمونہ ایسا پیش کریں کہ دنیا آپ کی طرف کھنچے۔ اپنی اولادوں کو وقف کریں۔ ان کے دلوں میں دین اور سلسلہ کی محبت پیدا کریں۔ امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ہر حکم کی اطاعت اور اس پر لبیک کہنا ہر عورت کا فرض ہے۔ آپ کا اور آپ کی اولادوں کا ایمان خلافت پر اتنا مستحکم رہے کہ کوئی بڑے سے بڑا فتنہ اس کو متزلزل نہ کر سکے۔ مجھے لجنہ کی رپورٹوں میں اس قسم کی شکایات ملتی رہتی ہیں کہ آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے عورتیں اجلاسوں میں نہیں آتیں یا قومی کاموں میں حصہ نہیں لیتیں کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے ذاتی جھگڑوں کو چھوڑ دیں کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ توحید کا علم بلند رکھنے کی خاطر ہم میں یک جہتی پیدا ہو ہم ایک دوسرے کی عزت کریں ایک دوسرے سے محبت اور شفقت سے پیش آئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ہم بھی حقیقی مسلمان بنیں۔ ہم نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے ہم نے ان کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی ہے بیعت کا کیا مطلب ہے؟ یہی کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے نفس کو خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیچ دے کہ آج سے میرا کچھ نہیں سب کچھ اختیار آپ کا ہے خدا کی خاطر اب ہر کام میں آپ کی فرمانبرداری کریں گی۔ منہ سے تو ہم یہ کہتے ہیں لیکن بہت سوں کا عمل اس پر نہیں۔

میری بہنو! احمدیت کی ترقی۔ اسلام کی ترقی۔ عورتوں کی ترقی۔ لجنہ اماء اللہ کی ترقی اب آپ سے

ایک عظیم الشان قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے جس عظیم الشان مقصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور جس عظیم الشان مقصد کو آپؑ کے خلفاء نے آخری سانس تک پورا کیا۔ اسی کے لئے اب آپ نے قربانیاں دینی ہیں۔ اپنی غفلتوں کو چھوڑنا ہے۔ اپنی سستیوں کو ترک کرنا ہے اور چین نہیں لینا اس وقت تک جبتک کہ آپ۔ آپ کی اولاد۔ آپ کی عزت۔ آپ کا مال۔ آپ کا آرام سب کچھ خدا کے راستہ میں کام نہ آ جائے۔ حضرت مصلح موعود کی مقدس روح اب بھی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ سونے کا زمانہ گزر گیا اب بھی وقت ہے کچھ کام کر لو۔ آنے والی نسلیں اس زمانہ کے لئے ترسیں گی اور کہیں گی کاش وہ زمانہ ہمیں نصیب ہوتا۔ کاش ہم بھی ویسی قربانیاں کرتے جو ہم سے پہلے عورتوں نے کیں مگر جب احمدیت کا غلبہ ساری دنیا میں ہو چکا ہوگا تو اس وقت قربانیوں کا بھی مطالبہ نہ ہوگا لیکن آپ جنہوں نے مصلح موعود کا زمانہ بھی پایا اور اب اللہ تعالیٰ نے پھر محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ

آپ کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا

پھر قدرتِ ثانیہ کا ظہور آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر احسانات دیکھے۔ نشانات پر نشانات دیکھے فضل پر فضل پایا۔ آپ اگر اب بھی دین کی خاطر قربانیاں نہ کریں گی۔ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا نہ کریں گی تو ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ناراض نہ ہو جتنا زیادہ کسی کو انعام ملتا ہے اتنی ہی زیادہ اس پر ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے۔ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

آخر میں مَیں اپنی تمام بہنوں کا جنہوں نے میرے غم میں میرے ساتھ ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا مجھے خود آ کر ملیں یا خطوط لکھے۔

تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں

میرا دل آپ سب کی محبت سے پُر ہے اور مَیں آپ سب کے لئے دُعا کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے آپ سب اپنی اولاد اور اپنے سب عزیزوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ آپ کی خوشی میری خوشی ہے اور آپ کا دُکھ میرا دُکھ۔ یہ سبق بھی حضرت مصلح موعود کی صحبت نے ہی سکھایا ہے۔ آپ کو جماعت اپنی بیویوں بچوں اور عزیزوں سے بہت زیادہ پیاری تھی۔ آپ کسی احمدی کا غم نہ دیکھ سکتے

رمضان المبارک اور فدیہ کی رقوم

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ روحانیت میں ترقی حاصل کرنے کے لئے روزہ بھی ایک بہت بڑا موثر ذریعہ ہے۔ چنانچہ اسلام سے پہلے جتنی بھی امتیں گزر چکی ہیں ان کی مذہبی کتب نے اپنے ماننے والوں کو روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے گو ان کی شرائط و قیود میں اختلاف ہے۔ شریعت اسلامیہ ایک اکمل ترین ضابطۂ حیات ہے جس میں انسان کی جسمانی۔ روحانی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ سیاسی غرضیکہ ہر نوع کی اصولی تعلیم مع ضروری تشریحات اور تفصیلات کے موجود ہے اور اس تعلیم میں مزید خوبی یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بالکل مبرّا ہے۔ چنانچہ روزہ کے بارہ میں ارشاد باری ہے کہ

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضًا او علیٰ سفرٍ فعدّۃٌ من ایام اُخَر۔

پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو۔ تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔

ایسے اصحاب جن پر خدا تعالےٰ کے حکم کے تحت روزہ فرض ہے انہیں چاہیئے کہ وہ روزہ رکھیں۔ یہ یاد رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی ضبط نفس۔ تقویٰ۔ اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

ارشاد باری کے تحت مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ اس گنتی کو دوسرے ایّام میں پوری کرے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ نے اسے اپنے فضل و کرم سے کشائش رزق سے نوازا ہے تو وہ اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان دیتا رہے اور ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرا ثواب ہوگا۔ فمن تطوّع خیرًا فھو خیرٌ لہٗ۔

جو بھائی اور بہنیں مندرجہ بالا شقوں کے تحت فدیہ رمضان نظارت خدمت درویشان کے توسط سے مستحقین میں تقسیم کروانا چاہیں وہ ایسی رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام پر جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اس مہینہ میں ہی یہ رقوم تقسیم کی جا سکیں۔

(نائب ناظر خدمت درویشان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام

اطفال الاحمدیہ کے نام

جلسہ سالانہ ۶۵ء پر احمدی بچوں کی عالمی تنظیم "اطفال الاحمدیہ" کی اہمیت، پروگرام اور ان کی مساعی پر مشتمل ایک کتاب "طفل امروز قائد فردا" کے نام سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کے لئے ہماری درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو اہم پیغام خود رقم فرمایا ہے وہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ہے:۔

"پیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا اور دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی اور یہ کام خدائے غفور و رحیم نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے اور آپ اس جماعت کے اطفال ہیں بڑے ہو کر آپ نے تبلیغ اسلام اور قوموں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسی عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ امید ہے کہ آپ اس کے پروگرام میں شوق سے حصّہ لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

درخواستِ دعا

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں جن کی وجہ سے ان کی صحت پر بھی اثر پڑ رہا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد نواز کارکن دفتر الفضل ربوہ)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

بنیجر الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

بنیجر روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

گوشوارہ وعدہ جات وصولی چندہ تحریک جدید سال ۳۱/۲۱ لغایت ۳۰ نومبر ۱۹۶۵ء

نمبر شمار	نام جماعت	ضلع یا علاقہ	وعدہ سال ۳۱/۲۱	وصولی لغایت ۶۵/۱۱/۳۰
۱	آزاد کشمیر	علاقہ	۱۰،۶۳۲	۱۰،۳۲۲
۲	بہاولپور	ڈویژن	۵،۵۲۰	۵،۱۱۱
۳	جھنگ (باستثناء ربوہ)	ضلع	۸،۴۰۱	۶،۲۰۰
۴	ربوہ	شہر	۶۱،۱۷۶	۴۸،۸۲۷
۵	جہلم	ضلع	۴،۹۷۲	۴،۲۹۳
۶	حیدرآباد	ڈویژن	۲۰،۶۷۵	۱۴،۹۹۹
۷	خیرپور	ڈویژن	۱۲،۸۹۳	۹،۱۲۶
۸	ڈیرہ غازیخان	ضلع	۱،۲۵۸	۷۸۸
۹	راولپنڈی	ضلع	۲۶،۹۳۰	۲۲،۴۷۵
۱۰	سرگودہا	ضلع	۲۲،۸۲۲	۱۸،۴۷۷
۱۱	سیالکوٹ	ضلع	۲۲،۹۳۰	۱۲،۱۱۳
۱۲	جماعتہائے سابق سرحد		۱۸،۲۹۸	۱۳،۵۷۱
۱۳	شیخوپورہ	ضلع	۱۵،۹۰۷	۹،۷۹۵
۱۴	کراچی	شہر	۷۰،۹۶۸	۶۴،۱۸۶
۱۵	کوئٹہ	ڈویژن	۱۱،۶۹۹	۱۰،۸۷۶
۱۶	کیمبل پور	ضلع	۲،۰۴۸	۱،۹۵۸
۱۷	گوجرانوالہ	ضلع	۱۳،۹۳۳	۱۱،۷۲۷
۱۸	گجرات	ضلع	۱۴،۴۹۱	۱۱،۶۶۷
۱۹	لائل پور	ضلع	۲۳،۰۸۴	۱۷،۶۶۰
۲۰	لاہور	ضلع	۴۸،۱۲۳	۳۵،۵۹۰
۲۱	ملتان	ضلع	۱۱،۳۱۰	۶،۹۰۸
۲۲	منٹگمری	ضلع	۱۰،۹۴۹	۸،۷۲۶
۲۳	مظفرگڑھ	ضلع	۲،۴۳۰	۱،۴۱۳
۲۴	میانوالی	ضلع	۱،۹۱۲	۱،۴۱۷
۲۵	مشرقی پاکستان	صوبہ	۱۸،۷۵۹	۱۰،۷۹۳

(وکیل المال تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ مرکزی وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۷۶۶:۔

میں عبداللہ ولد ... علی قوم گنبذ و پیشہ تبلیغ عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کلوا ڈاک خانہ کلوا۔ صوبہ عنوب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ارمئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میرے والد مرحوم کی متروکہ جائداد میری والدہ فاطمہ کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے والدہ کی حین حیات میں اس جائداد پر میرا کوئی تصرف نہیں ہے۔ والدہ کی وفات پر یہ جائداد میرے بڑے بھائی کے حصہ میں آئے گی۔ ان کے بعد جائداد کا وارث میں ہوں گا۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۷۵ شلنگ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

فقط والسلام۔ العبد عبداللہ۔

گواہ شد:۔ مختار احمد ایاز صدر جماعت احمدیہ ٹانگانیکا

گواہ شد:۔ محمد منور امیر جماعت ہائے احمدیہ ٹانگانیکا۔

مثل نمبر ۱۶۹۷۹:۔

میں چوہدری عبدالکریم ولد چوہدری وعدادے خاں صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ بے کار عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تربیلا ڈیم کالونی ڈاک خانہ خاص ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین چاہی سوا دو ایکڑ ہے جو داتہ میاں جی کا کنواں نزد جھنگ شہر ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً دو ہزار روپیہ ہے نیز میرا گزارہ اس وقت مبلغ بیس روپیہ ماہوار ہے جو مجھے میرے لڑکے کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں مندرجہ بالا جائداد اور ماہوار آمد پر جوکہ بصورت جیب خرچ ملتی ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ منتقل کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نیز میری وصیت تاریخ تحریر سے ہی یعنی ۱۸۔ اگست ۱۹۶۵ء سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ عبدالکریم بقلم خود تربیلہ ڈیم ضلع ہزارہ

گواہ شد۔ غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال

گواہ شد۔ مسیح الدین احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم۔

مثل نمبر ۱۶۹۸۰:۔

میں لطف الرحمن ولد کلیم الرحمن صاحب قوم شیخ فانوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۸/۲ مارٹن روڈ کراچی نمبرہ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۔ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے لیکن ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ چار صد چالیس -/۴۴۰ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء

العبد لطف الرحمن بقلم خود ۶۵/۹/۲۰

گواہ شد:۔ وحید الدین احمد ولد میاں ولایت محمد صاحب

وصیت نمبر ۱۱۹۶۹ مکان نمبر ۲۷/۲۔ الجیس بلاک ۲۔ پی ای سی ایم ایس کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۶۹۸۱:۔

میں چوہدری بشیر احمد منیر ولد میاں شمس الدین صاحب راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی۔ ماڈرن موٹرز ورکس وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷۔ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ چار صد روپے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۴۲/۲۳ روپے پاکستان ایر فورس سے بطور پنشن ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔ فقط ۶۵/۸/۲۷۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ بشیر احمد منیر بقلم خود

گواہ شد:۔ لطیف احمد شاد ولد محمد فضل صاحب احمدیہ حال کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ضروری اعلان برائے اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کو بروز جمعہ منعقد ہوں گے ان کی تیاری کے لئے ابھی سے تعلیمی کلاسیں جاری کر دی جائیں۔ ان کلاسوں میں اطفال کی کتب "کامیابی کی راہیں" پڑھائی جائیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے اطفال اپنے بیج "بیدر اطفال الاحمدیہ" لگا کر آئیں اسی طرح جمعہ اور دیگر مقامی جلسوں میں بیج لگایا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کیل چھائیوں۔ پھوڑے پھنسی اور خارش اور اگزیما کے لئے

برنافٹ کریم

فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے

تیار کردہ

اوپل کیمیکل انڈسٹریز رجسٹرڈ

گجرات

لٹریچر و دست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستان ویسٹرن ریلوے ہے ردی کاغذ وغیرہ کی حسب ذیل اندازاً مقدار خریدنے کے لئے سر بمہر لفافوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں یہ اندازاً مقدار یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک بارہ مہینوں کے دوران دستیاب ہوں گی۔

	اندازاً مقدار
۱۔ ردی کاغذ	۲۳۰۰ ہنڈرڈ ویٹ
۲۔ پریس کا کوڑا کرکٹ	۱۹۵۰ ہنڈرڈ ویٹ
۳۔ ردی شدہ ٹکٹ	۱۴۲۰ "
۴۔ پیپر مونو ٹائپ سپولز	۱۰ "
۵۔ سمنٹ والے کاغذ کے خالی تھیلے	۱۸۰ "
۶۔ ریل کارڈ بورڈ سنٹر	۱۰ "

۲۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو بشرط ضرورت پوری وگیں کا قبضہ ہونے کی صورت میں ریلوے سکریپ فریٹ ریٹ پر لے جانے کی اجازت ہو گی (۳) ٹنڈر دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور میں ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء آٹھ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز ۱۰ بجے حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے پیشکش منظوری کے واسطے ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء تک کھلی رہے گی (۴) ٹنڈر فارم -/۵ روپے ناقابل واپسی فی سیٹ کے عوض (معہ ۵۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بیرونی مقامات کے لئے) درخواست دینے پر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ۲۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو یا اس کے بعد خریدے جا سکتے ہیں (۵) ٹنڈر دہندگان کی درخواست شدہ میٹریل کی کل قیمت کا ۱۰ فیصد بطور زر بیعانہ چیف کیشیئر اینڈ ٹریژرر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور یا سٹیشن ماسٹر کراچی کے پاس نقد جمع کرانا ہو گا جو ٹنڈر دہندگان کو رسید جاری کریں گے یہ رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کی جائے (۶) چیف کنٹرولر آف سٹورز کسی یا تمام ٹنڈروں کو بلا وجہ بتائے مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتے ہیں

(IAF (7) 2952)

رمضان المبارک میں کثرت سے دعائیں کرو اور تلاوتِ قرآن مجید کا خاص التزام کرو

اس کے بغیر تم رمضان کی عظیم الشان برکات سے پورا حصہ نہیں لے سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں بکثرت دعائیں کرنے اور تلاوت قرآن مجید اور صدقات کا خاص التزام کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس کثرت کے ساتھ اس ماہ یعنی ماہِ رمضان میں دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اس ماہ میں دعائیں کریں۔ اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ضرور کریں تا رمضان کی برکات سے پورا حصہ لے سکیں۔ قرآن کریم کا نزول رمضان میں شروع ہوا اور سال بھر میں جتنا قرآن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا وہ رمضان میں دوبارہ نازل کیا جاتا تھا حتیٰ کہ آپؐ نے اپنی وفات کا اندازہ بھی اسی امر سے لگایا کہ ہر رمضان میں قرآن دو دفعہ نازل ہوتا تھا اور اب کے صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے تو رمضان کے مہینے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو تازہ کرنے کے لئے جبرائیل دوبارہ نازل ہوتا تھا۔ اس سے یہ سنت بھی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کی حقیقی تلاوت یہی ہے کہ ایک ماہ میں ایک دور کیا جائے۔ یہ گویا قرآن کریم کی طبعی تلاوت ہے۔ اسی لئے اس کے تیس پارہ ہیں اس کے یہ معنے نہیں کہ اس سے کم و بیش قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔ بسا اوقات ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس سے زیادہ پڑھے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کئی گھنٹوں میں ایک پارہ ختم کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کے دنیادی کاموں کو مدّنظر رکھتے ہوئے سخت مشکل ہوتا ہے کہ وہ روزانہ ایک پارہ ختم کر سکیں بعض آدمیوں کو میں نے دیکھا ہے آدھ گھنٹہ پڑھنے کے بعد اگر ان سے پوچھا جائے کہ کتنا پڑھا ہے تو صرف دو تین رکوع بتائیں گے۔ وہ اگر سیپارہ ختم کریں تو ان کے دوسرے کام کاج میں ہرج ہوگا۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ اگر تیزی کے ساتھ پڑھوں تو دس بارہ منٹ میں ایک سیپارہ ختم کر دیتا ہوں اور عام رفتار کے ساتھ بھی ۲۰۔۲۲ منٹ میں ختم کر سکتا ہوں۔ غرض مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض لوگ بار بار قرآن کریم کو پڑھنے کی وجہ سے جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں یا جن کو عربی زبان میں مہارت ہوتی ہے یا حافظ ہوتے ہیں وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر زیادہ پڑھیں تو اچھی بات ہے مگر جبرائیل کا آنا اسی حکمت سے تھا کہ امت کے لئے تلاوت کا یہی اندازہ ہے کہ ایک سیپارہ روز قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ دعائیں بھی خصوصیت سے ان دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں پھر سنت سے صدقہ و خیرات بھی ان دنوں میں کثرت سے کرنا ثابت ہے صحابہؓ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ویسے تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں کثرت اور خصوصیت سے کرتے تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اتنی سخاوت ضرور چاہیئے کہ ایک آدمی کے کھانے کا ماہوار خرچ ہو جائے اور جسے اس کی توفیق نہ ہو اس کے لئے تسبیح، تحمید اور تکبیر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ذکر الٰہی کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقات کا قائم مقام ٹھہرایا ہے۔"

(الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۶۲ء)

صلیب ٹوٹ گئی

الٰہی وعدوں کے مطابق احمدیت کے ذریعے صلیبی مذہب دنیا کے ہر خطہ میں شکست کھا رہا ہے اور احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں بلند کر رہی ہے لیکن یہ سب کیونکر ہوا؟ اس کی ایک وجہ احمدی بچوں کی اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کرنا ہے آج ہی ناظم صاحب مقامی مجلس کی معرفت اطفال الاحمدیہ کی عالمگیر مہم

شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اصغر مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی شادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی ان کا نکاح سیدہ مہرخ پروین صاحبہ بی اے۔ بنت مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۴ء کو پڑھا تھا۔ مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں اور سیدہ مہرخ پروین صاحبہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحومؓ کی صاحبزادی محترمہ سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ مرحومہ کی پوتی ہیں۔

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر بارات قصر خلافت سے روانہ ہو کر مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے مکان واقعہ غفب گولبازار پہنچی بارات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد پر مشتمل تھی۔ وہاں تقریب رخصتانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ اس وقت مطلع ابر آلود تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ پہلے مکرم حافظ محمد صدیق صاحب ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی ایم اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احباب دعا کریں کہ جس طرح اس وقت بارش کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہمیشہ ہی دونوں کو اور ان کی آئندہ ہونے والی نسلوں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

ادارۃ الفضل شادی کی اس تقریب سعید پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور خاندان حضرت سید ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور دین و سعادت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ امۃ الرحیم خالدہ صاحبہ بنت برادرم عزیزم صوفی رحیم بخش صاحب زیدی حال فاضلکا سیکٹر کا نکاح ہمراہ مکرم ریاض احمد صاحب تیصر حال انگلینڈ ابن مکرم حکیم سراج الدین صاحب سابق درویش قادیان حال شادی وال ضلع گجرات بعوض حق مہر ۶۰۰/- روپے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نصرہ اللہ دلیہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد الظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین اور سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(صوفی خدا بخش عبد زیدی بی اے۔ انسپکٹر وقف ...

... تنظیم ...

مرکزیہ سے ...

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی آغا رشید احمد خان بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(آغا نسیم احمد خان ابن آغا محمد عبداللہ صاحب کراچی)

RABWAH PAR. 27 DEC 65
2 PAISA PAKISTAN